بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 7 (آیت نمبر 282-283)

آیت نمبر 282 :-

سوال : ان آیات کو کیا کہا جاتا ہے ؟

جواب : یہ آیات "آیت دین" کہلاتی ہیں ۔ یہ قرآن کی سب سے لمبی آیت ہے ۔

سوال : قرض کسے کہتے ہیں اور اسکی ضرورت کب پیش آتی ہے ؟

جواب : "قرض کے لغوی معانی کاٹنے کے ہیں ۔ شرعاً کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے وقت مقررہ تک مال دینا قرض کہلاتا ہے ۔

"قرض دو آدمیوں کے درمیان ادھار کا معاملہ ہے ۔"

سودی نظام کی سختی سے ممانعت کے بعد اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض ہی باقی رہ جاتا ہے ۔ قرض دینا ایک پسندیدہ عمل ہے ۔

آپ ؐ نے فرمایا

جو شخص اپنے بھائی سے دنیا کا غم اور تکلیف دور کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکے غم اور تکلیفوں کو دور کر دے گا ۔ (صحیح مسلم)

سوال : قرض ادا کرتے وقت کیا کچھ زائد دیا جا سکتا ہے ؟

جواب : قرض لینے والا اگر اپنی خوشی سے ، تشکر کے احساس کے ساتھ کسی کو کچھ زائد دے دے تو وہ جائز ہے ۔ جیسا کہ نبی ؐ نے فرمایا

اچھا انسان وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرے ۔

قرض دینے والا اگر کچھ زائد مانگتا ہے تو یہ سود بن جاتا ہے اور یہ جائز نہیں ہے ۔

سوال : قرض لینے یا دینے کی کیا اہم شرائط ہیں ؟

جواب : قرض پر معاملہ کرنا جائز ہے لیکن چند شرائط کے ساتھ ۔

1. وقت کا تعین کر لیا جائے
2. اسے لکھ لیا جائے
3. کسی کاتب کے سامنے اسے لکھوا لیا جائے ۔
4. عدل کے ساتھ لکھوایا جائے ۔
5. اس پر گواہ مقرر کر لیے جائیں ۔

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 7 (آیت نمبر 282-283)

سوال: قرض لینے اور دینے وقت کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
جواب: قرض لینے اور دینے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

1. قرض لینے والے کو قرض کی صحیح مقدار معلوم ہو۔
2. قرض لینے والے کو قرض میں لی گئی چیز کی صفت یا quality معلوم ہو۔
3. قرض وہ شخص دے جو دینے کا حق رکھتا ہو یعنی وہ خود قرض میں دی جانے والی چیز کا مالک ہو۔
4. جو شخص عقلمند نہ ہو یعنی کسی قسم کی ذہنی کمزوری کا شکار ہو یا بالغ نہ ہو وہ قرض نہ دے۔
5. جب مقروض قرض وصول کرے گا تو وہ اسکا مالک تصور کیا جائے گا۔
6. قرض کی میعاد مقرر کی جائے یہ پسندیدہ ہے مگر فرض نہیں۔
7. ادائیگی قرض کے وقت اگر وہی چیز اپنی اصل صورت میں موجود ہے تو وہی چیز واپس کی جائے اگر خراب ہو گئی ہے تو اسکے مثل ادا کی جائے گی ورنہ رقم دے دی جائے گی۔
8. قرض خواہ کا مقروض سے اس قرض میں کسی بھی قسم کا نفع لینا حرام ہے۔

سوال: "اَلَّذِی عَلَیۡہِ الۡحَقُّ" سے مراد کون شخص ہے۔
جواب: اس سے مراد مقروض شخص ہے۔

سوال: قرض کے معاملات کون شخص لکھوائے گا؟
جواب: قرض کے معاملات مقروض شخص اللہ سے ڈرتے ہوئے لکھوائے گا۔

ابن جریر فرماتے ہیں کہ
جو ادھار ہے وہ لکھے اور جو بیچے وہ گواہ کرے۔

اگر مقروض کم عقل یا کمزور بچہ یا مجنون ہو تو اسکا ولی اسکو انصاف کے ساتھ لکھوائے گا۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 7 (آیت نمبر 283-282)

سوال: قرض کے معاملے میں گواہ رکھنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرض کے معاملے میں باہمی جھگڑوں سے بچنے کے لیے گواہوں کا رکھنا ضروری ہے جیسا کہ نبی کریم ؐ نے فرمایا

تین شخص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں لیکن قبول نہیں کی جاتی ایک وہ کہ جسکے گھر میں بد اخلاق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی یتیم کا مال اسکی بلوغت سے پہلے اسے سونپ دے اور تیسرا وہ شخص ہے جو کسی کو قرض دے اور گواہ نہ رکھے۔

سوال: قرض کے معاملے میں کتنے گواہ رکھے جائیں گے؟

جواب: قرض کے دو مسلمان مردوں کو گواہ بنایا جائے گا۔ اگر دو مرد نہ موجود ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنایا جائے گا۔

نبی ؐ نے فرمایا

کیا میں تمھیں بہترین گواہوں کی خبر دوں وہ یہ ہیں جو گواہی کے طلب کرنے سے پہلے گواہی دیں۔ (صحیح مسلم)

سوال: ایک مرد کی جگہ دو عورتوں کو گواہ بنانے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: عورتیں فطری طور پر کمزور ہیں اسلیے یہاں دو عورتیں گواہ بنانے میں حکمت یہ ہے کہ اگر ایک عورت ان میں سے بھول جائے تو دوسری عورت اسے یاد دلا دے۔

سوال: قرض کے معاملے کو لکھنے میں ہمارے لیے کیا فائدہ ہے؟

جواب: ایسا کرنا ہے

* - اللہ کے نزدیک انصاف والا ہے یعنی اسکے ذریعے کسی پر ظلم نہ ہوگا۔
* - یہ چیز گواہیوں کو بھی درست رکھے گی
* - شک سے بچ جائیں گے

یعنی لکھنے سے انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے، گواہی بھی درست رہے گی گواہ کے فوت یا غائب ہونے کی صورت میں بھی یہ تحریر کام آئے گی اور فریقین شک و شبہ سے محفوظ رہیں گے۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 7 (282-283)

سوال: نقد تجارت کی صورت میں کیا معاملہ ہوگا؟

جواب: نقد تجارت کی صورت میں اسے لکھنا ضروری نہیں ہے۔ مگر اگر اختلاف کا خطرہ ہو سودا طے ہو جانے کے بعد تو چاہیے کہ گواہ مقرر کر لیے جائیں۔

سوال: گواہوں اور کاتب کو ضرر پہنچانے سے کیا مراد ہے۔ اور ایسا کرنے کی صورت میں کیا ہوگا؟

جواب: گواہوں اور کاتب کو ضرر پہنچانے سے مراد ہے کہ انہیں بار بار تنگ کیا جائے ان کو دور دراز مقامات پر بلایا جائے جس سے ان کے ذاتی معاملات کا حرج ہو۔ یا ان کو جھوٹی بات لکھنے یا جھوٹی گواہی دینے پر مجبور کیا جائے۔

اگر گواہوں یا کاتب کو تنگ کیا جائے گا تو یہ گناہ کا کام ہوگا یعنی فسق ہوگا۔

آیت نمبر 283

سوال: سفر کی صورت میں اگر قرض کا معاملہ پیش آجائے تو کیا کرنا ہوگا؟

جواب:- اگر سفر میں قرض کا معاملہ کرنے کی ضرورت پیش آجائے اور لکھنا مشکل ہو تو اس کا متبادل طریقہ یہ ہوگا کہ قرض لینے والا اپنی کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس رہن رکھ دے۔ یعنی گروی رکھ دے اور ایسا کرنا جائز ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی۔

سوال: کیا رہن میں لی گئی چیز سے قرض دینے والا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

: اگر رہن میں رکھی ہوئی چیز نفع بخش ہے تو اس نفع کا اصل حقدار اس کا مالک ہوگا نہ کہ قرض دینے والا۔ البتہ اگر قرض دینے والے کا اس پر کچھ خرچ ہوتا ہے تو اس سے وہ اپنا خرچہ وصول کر سکتا ہے۔ باقی نفع مالک کو ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال: کیا اعتماد کی صورت میں بغیر گروی رکھے بھی معاملہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو تو بغیر گروی رکھے بھی ادھار

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

(رکوع نمبر 7 282 - 283)

کا معاملہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر قرض لینے والا اللہ سے ڈرتے ہوئے امانتداری کے ساتھ قرض لوٹا دے۔
نبی کریم ؐ نے فرمایا۔
جس نے تجھے امین جانا اسکو امانت ادا کر اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے تو اسکے ساتھ خیانت نہ کر (ترمذی)

سوال: گواہی چھپانے والے کو گنہگار دل کیوں کہا گیا ہے؟
جواب: یہ سارے گناہ دل کا فعل ہوتے ہیں۔ دل تمام افعال کا سردار ہے۔
نبی ؐ نے فرمایا
لوگوں جسم میں ایک ٹکڑا ہے گوشت کا اگر وہ ٹھیک ہے تو سارا جسم ٹھیک ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سب خراب ہو جاتا ہے اور وہ دل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات انسان اسی وقت سانتا ہے اور یہ چیزیں اسی وقت فائدہ دیتی ہیں جب انسان اسے اپنے دل پر رکھ سنتا ہے۔